۱ عبارت

''پنجاب کی حدود اُن دنوں میں غزنی کی حد تک پھیلی ہوئی تھیں اور راجا یہاں کا جے پال تھا۔ جب مسلمانوں کے قدم آگے بڑھتے معلوم ہوئے تو اس نے غزنی پر ایک بھاری فوج سے چڑھائی کی۔ چناں چہ دفعتہً ملغان پر جا کر ڈیرے ڈال دیے اور پشاور سے کابل تک برابر لشکر پھیلا دیا۔ ادھر سے سبکتگین بھی نکلا۔ چناں چہ دونوں فوجیں آمنے سامنے پڑی تھیں اور ایک دوسرے کی پیش قدمی کی منتظر تھیں کہ دفعتہً آسمان سے گولے پڑنے لگے یعنی بے موسم برف گرنی شروع ہوگئی۔ وہ لوگ تو برف کے کیڑے تھے، انھیں خبر بھی نہ ہوئی۔ ہندوستانی بے چارے اپنے لحاف اور رضائیاں ڈھونڈنے لگے، مگر وہاں رضائی کا گزارہ کہاں؟ سیکڑوں اکڑ کر مر گئے، ہزاروں کے ہاتھ پاؤں رہ گئے، جو بچے اُن کے اوسان جاتے رہے۔''

سوالات

(۱) پنجاب کی حدود غزنی تک پھیلی ہوئی تھیں، کس زمانے میں؟

(۲) جے پال کون تھا اور سبکتگین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(۳) ''وہ لوگ تو برف کے کیڑے تھے۔'' کون لوگ برف میں رہنے کے عادی تھے؟

(۴) وہاں رضائی کا گزارہ کیوں نہیں تھا؟ وہ لوگ جاڑے میں کیا اوڑھتے تھے؟

(۵) جے پال اور سبکتگین میں جنگ کیوں نہ ہوئی؟

جوابات

(۱) جس زمانے میں جے پال پنجاب کا راجا تھا تو پنجاب کی حدود غزنی تک پھیلی ہوئی تھیں۔

(۲) جے پال پنجاب کا راجا تھا اور سبکتگین غزنی کا حکمران تھا۔ یہ وہ سبکتگین ہے جس کا بیٹا محمود غزنوی ہے، جس نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے تھے۔

(۳) غزنی کے لوگ برف کے کیڑے تھے یعنی وہ لوگ برف میں رہنے کے عادی تھے۔

(۴) غزنی کے لوگ جاڑے میں گرم کپڑے اور اونی کمبل اوڑھتے تھے۔ رضائی سے ناواقف تھے۔

(۵) کیونکہ برف باری نے راجا جے پال کی فوج کے اوسان خطا کر دیے اور فوجی وہاں سے بغیر جنگ کیے پنجاب کی طرف واپس بھاگ گئے۔

۲ عبارت

''سراج الدّولہ اور ٹیپو سلطان نے انگریزوں کے خلاف کھلم کھلا جنگ کا آغاز کیا۔ فوجی طاقت سے برِّعظیم کے آزادی طلب عوام کو انگریزوں نے کچلا، مگر جذبۂ حریّت نہ دب سکا۔ ۱۸۵۷ء تک چنگاریاں چمکتی اور بجھتی رہیں۔ آخر مئی ۱۸۵۷ء کو چنگاری نے شعلہ بن کر فضا کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ آگ اور خون کا طوفان اٹھا۔ اس قیامت خیز ہنگامے میں عوام کا نقصان تو اتنا ہوا جس کا اندازہ لگانا

مشکل ہے مگر کمزور عوام نے ایک مرتبہ استحصالی طاقت کو مزا چکھا ہی دیا۔ توپ و تفنگ نے مظلوم عوام کے تاریخ وثقافت کے بھرے بھرے محل کھنڈر کر دیے، لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا، ملک کا نقشہ پلٹ دیا۔ اب کی مرتبہ یہاں کے قومی رہنماؤں نے سرد جنگ کے بعد گرم معرکے کی تیّاری کر لی۔ کانگرس، تحریکِ خلافت اور مسلم لیگ اسی جنگ کے ادارے بنے۔ ان تنظیموں نے عملی حکمتوں سے عوام کو بیدار کیا۔ صفوں کو منظّم بنایا اور دشمن کو للکارا اور نئے نئے مورچے بنائے۔ پہلی جنگِ عظیم میں آزادی کے امکانات ابھرے، دوسری جنگِ عظیم کے بعد جدو جہد کامیابی کے قریب پہنچ گئی۔ اس مرحلے میں صدیوں حکومت کرنے والی قوم نے قائدِ اعظمؒ کی قیادت میں علامہ اقبالؒ کے خواب کی تعبیر ڈھونڈنا شروع کی۔ اس راہ میں خون کے سمندر اور آگ کے جنگل ملے اور قوم بسم اللہ کہہ کر آگے بڑھی۔ یہ پیش قدمی اللہ کی مدد اور ملت کے اتحاد، تنظیم اور ایمان، قائدِ اعظمؒ کی بصیرت و تدبیر کی بدولت منزل تک پہنچنے کا ذریعہ بنی۔ اللہ نے وہ دن دکھایا کہ اللہ اکبر کی گونج میں آزادی کا سورج نکلا اور ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔ اسلامی عقائد و افکار، اسلامی تہذیب وثقافت، اسلامی قانون و نظامِ عدل و حکومت کے لیے اللہ نے اپنے محبوب نبی آخر الزماں خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے طفیل مسلمانوں کو ایک مرتبہ پھر سر بلندی و افتخار سے نوازا۔"

سوالات

(۱) سراج الدّولہ اور ٹیپو سلطان کے بارے میں ایک مختصر پیراگراف لکھیے۔

(۲) ۱۸۵۷ء میں آزادی کے علَم برداروں کا کیا نقصان ہوا؟ چند سطروں میں لکھیے۔

(۳) علامہ اقبالؒ مرحوم کے خواب سے کیا مراد ہے؟

(۴) سرد جنگ کسے کہتے ہیں؟

(۵) تہذیب وثقافت سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟

جوابات

(۱) نواب سراج الدّولہ بنگال کا جب کہ ٹیپو سلطان میسور (دکن) کا حکمران تھا۔ یہ دونوں حکمران آزادی اور حریّت کے علمبردار تھے اور کسی صورت میں بھی انگریزوں کی غلامی قبول کرنے کو تیّار نہ تھے، چناں چہ دونوں نے انگریزوں کے خلاف جنگیں لڑیں مگر اپنوں کی غداری کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے۔ علامہ اقبالؒ نے اس پس منظر میں کیا خوب کہا ہے:

جعفر از بنگال و صادق از دکن
ننگِ آدم، ننگِ دیں، ننگِ وطن

(۲) ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں آزادی کے علَم برداروں کا جتنا نقصان ہوا، اس کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے مگر لاکھوں لوگ، جس میں سے زیادہ تر مسلمان تھے، مارے گئے۔ جو لوگ کسی نہ کسی طرح اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہو گئے، ان کے گھر بار لٹ گئے اور جائیدادیں برباد ہو گئیں۔ تاریخ وثقافت اور تہذیب وتمدّن کے محلّات کھنڈر بن گئے۔ گویا ملک کا نقشہ ہی پلٹ گیا۔

(۳) علامہ اقبالؒ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ برِعظیم کے جن علاقوں میں مسلمانوں کی کثرت ہے وہاں ایک آزاد اور خود مختار مملکت کا

قیامِ عمل میں آئے۔

(۴) سرد جنگ، ہتھیاروں کی مدد سے کھلم کھلا جنگ نہیں ہوتی بلکہ ایک عرصۂ دراز تک عوام کے نظریات کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی اور مخالفین کو اپنی بات منوانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

(۵) ہر سوسائٹی کے کچھ اصول اور رسوم و روایات ہوتی ہیں، انھیں تہذیب کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے کلچر کا نام دیا گیا ہے۔ اسی طرح عقائد و نظریات اور افکار اور نظامِ عدل و حکومت کے لیے جو قرینے اپنائے جاتے ہیں، اسے ثقافت کہتے ہیں جیسے: اسلامی تہذیب و ثقافت سب سے الگ اور تمام مذاہب سے جداگانہ ہے۔

۳ عبارت

مادرِ ملّت فاطمہ جناح مرحومہ، پاکستان کی بانی نہیں تو قائدِ اعظمؒ کی دستِ راست اور جاں نثار بہن ہونے کے ساتھ ساتھ جنگِ آزادی کے ہراول دستے میں خواتین کی رہنما بہر حال تھیں۔ بلند کردار، جفاکش بہن گھر کی چار دیواری میں عظیم بھائی کی محافظ و نگہبان، ذہنی سکون اور کارِ سیاست و قیادت میں معاون، میدانِ عمل میں مسلم خواتین کے لیے نشانِ عزم و استقلال، جہادِ حریّت کے ہر ہر مرحلے میں انھیں بھائی کا آئینہ دیکھا گیا۔ وہی ہمت و جرأت، وہی خلوص و جفاکشی، ملّت پر قربان اور اصولوں پر ثابت قدمی۔ لوگ ان سے محبت بھی کرتے تھے اور ان کے ادب و احترام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے دیتے تھے۔

قیامِ پاکستان کے بعد محترمہ فاطمہ جناحؒ نے ایک مثالی ماں کی طرح ملک و ملّت کے لیے محنت کی۔ ہر وقت مصروفِ عمل، ہمہ وقت چوکس، صبح و شام نظریہ، مقصد اور شان دار نتائج کی نگہداشت، ہر جگہ سائے کی طرح بھائی کے ساتھ اور ہر مرحلے میں قوم کی ہم آواز۔

قائدِ اعظمؒ کی وفات نے ان کی عزّت و محبوبیت میں بے حد اضافہ کر دیا۔ مرد و زن، چھوٹے بڑے ان سے آرزوئیں وابستہ کر چکے تھے اور وہ بھی ہر تقریب اور ہر موقع پر قوم سے بات کرتی تھیں۔ بھائی کے جذبے سے سرشار اور ملک و ملّت کی محبت سے لبریز، گرج دار آواز میں حکومتِ عوام کا احتساب کرتی تھیں۔ کارواں کو حرارت و حرکت، روشنی، بیداری اور ہوش مندی کا پیام دیتی تھیں۔ قوم کا دل ان کے وجود سے مضبوط اور وطن کو ان کے وجود سے سہارا تھا۔ وہ دنیا بھر کی عورتوں میں صفِ اوّل کی رہنما خاتون تسلیم کی گئی ہیں۔ اللہ ان پر رحمتوں کے پھول برساتا رہے۔ آمین!

سوالات

(۱) قیامِ پاکستان میں خواتین کا حصّہ مردوں کے برابر ہے۔ اس عنوان پر چند سطریں لکھیے۔

(۲) دستِ راست اور ہراول دستے سے کیا مراد ہے؟

(۳) ماں کے فرائض و کردار کیا ہیں اور محترمہ مادرِ ملّت کا مرتبہ کیا ہے؟

(۴) احتساب سے کیا مراد ہے؟

(۵) مادرِ ملّت کا سب سے بڑا کارنامہ کیا تھا؟

جوابات

(۱) قیامِ پاکستان میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کا کردار بھی بھرپور ہے۔ خواتین نے بھی تحریکِ پاکستان میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کیا۔ جلسے کیے، جلوس نکالے، مضامین لکھے اور اس وقت تک آزادی کا دم بھرتی رہیں جب تک قیامِ پاکستان عمل میں نہ آ گیا۔ خواتین نے عزم واستقلال اور جہادِ حریّت کے ہر مرحلے میں مردوں کا حوصلہ بڑھایا اور اپنے قول اور عمل سے ثابت کیا کہ وہ آزادی کے ہراوّل دستے میں مردوں کے ساتھ ہیں۔

(۲) ''دستِ راست'' کے لغوی معنی تو ''دایاں ہاتھ'' کے ہیں مگر اس سے مراد ایسا مددگار لیا جاتا ہے جو کسی شخص کے بہت قریب ہو۔ اسی طرح ''ہر اول دستہ'' کے معنی ہیں: ''گھڑسواروں کا ایسا دستہ جو فوج کے آگے آگے چلے'' مگر اس سے مراد ہے آگے بڑھ کر معین ومددگار۔

(۳) ماں کے فرائض پر تو ایک طویل مضمون لکھا جا سکتا ہے مگر اس کا لبِ لباب یہ ہے کہ ماں اپنی اولاد کی تہذیب وتربیّت اور اس کی حفاظت میں اپنی دانست میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتی۔ اس ضمن میں مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناح کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ انھوں نے اپنے بھائی قائدِاعظم محمد علی جناحؒ کی مدد اور آزادیِ وطن کے لیے ہر وہ قدم اٹھایا جو ان کے امکان میں تھا۔

(۴) احتساب کا مفہوم ہے جائزہ لینا یا باز پرس یا روک ٹوک کرنا۔ اس سے مراد ہے غلط کاموں سے سختی سے منع کرنا اور جائز کاموں کی حوصلہ افزائی اور حمایت کرنا۔

(۵) مادرِ ملّت کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ قائدِاعظمؒ کی دست راست اور جاں نثار بہن تھیں۔ علاوہ ازیں انھوں نے جنگِ آزادی کے ہراول دستے میں خواتین کی رہنمائی کی۔ وہ جب تک زندہ رہیں اپنی گرج دار آواز میں حکومت اور عوام کا احتساب بھی کرتی رہیں۔

۴ عبارت

''مختلف انسان مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ زبانوں کو ان کے ماہروں نے مختلف خاندانوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ ان میں دو خاندان بہت مشہور ہیں: ایک سامی اور دوسرا آریائی۔ سامی خاندان میں عربی اور عبرانی وغیرہ شامل ہیں۔ آریائی خاندان میں نہ صرف پاکستان اور ہندوستان کی بہت سی زبانیں شامل ہیں بلکہ یونانی، اطالوی، جرمن، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں کا شمار بھی اسی خاندان میں ہوتا ہے۔ دراصل آریائی خاندان زبانوں کا بہت بڑا خاندان ہے اور اس سلسلے کا کوئی دوسرا خاندان اس کی وسعت کی برابری نہیں کر سکتا۔ زبانوں کے آریائی خاندان کی شعاعیں پاکستان، ہندوستان، ایران، انگلستان اور یورپ کے مختلف ممالک تک پھیلی ہوئی ہیں۔''

سوالات

(۱) زبانوں کے دو مشہور خاندان کون کون سے ہیں؟

(۲) عربی اور انگریزی زبانیں، زبانوں کے کس خاندان سے تعلق رکھتی ہیں؟

(۳) آریائی خاندان کی جن زبانوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، ان کے نام لکھیے۔
(۴) دنیا کے کون کون سے ممالک ایسے ہیں جہاں آریائی خاندان کی زبانیں بولی جاتی ہیں؟
(۵) ہماری قومی زبان اردو کس خاندان سے تعلق رکھتی ہے؟

جوابات

(۱) زبانوں کے دو مشہور خاندان ہیں: ایک سامی اور دوسرا آریائی۔
(۲) عربی کا تعلق سامی خاندان سے ہے جب کہ انگریزی کا تعلق آریائی خاندان سے ہے۔
(۳) اس اقتباس میں آریائی خاندان کی جن زبانوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان کے نام ہیں: پاکستانی اور ہندوستانی زبانوں کے علاوہ یونانی، اطالوی، جرمن، فرانسیسی اور انگریزی کا۔
(۴) پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ ایران، انگلستان اور یورپ کے تمام ممالک میں بھی آریائی خاندان کی زبانیں بولی جاتی ہیں۔
(۵) ہماری قومی زبان اردو کا تعلق آریائی خاندان کی زبانوں سے ہے۔

❁

۵ عبارت

''ہم عصروں اور ہم چشموں کی رقابت پرانی چیز ہے اور ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ جہاں تک مجھے ان سے گفت گو کا موقع ملا اور بعض اوقات چھیڑ چھیڑ کر اور کرید کرید کر دیکھا اور ان کی تحریریں پڑھنے کا اتفاق ہوا، مولانا اس عیب سے بری معلوم ہوتے ہیں۔ محمد حسین آزاد نے مولانا شبلی کی کتابوں پر کیسے اچھّے تبصرے لکھے ہیں اور جو باتیں قابل تعریف تھیں، ان کی دل کھول کر داد دی ہے، مگر ان بزرگوں میں سے کسی نے مولانا کی کسی کتاب کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ لاہور میں کرنل ہالرائیڈ کی زیرِ ہدایت جو جدید رنگ کے مشاعرے ہوئے، ان میں آزاد اور حالی دونوں نے طبع آزمائی کی۔ برکھارُت، حُبِ وطن، نشاطِ امید اسی زمانے کی نظمیں ہیں۔ آزاد اپنے رنگ میں بے مثال نثّار ہیں مگر شعر کے کوچے میں اُن کا قدم نہیں اٹھتا، لیکن مولانا کی انصاف پسندی ملاحظہ کیجیے کہ کیسے صاف لفظوں میں اس نئی تحریک کا سہرا آزاد کے سر باندھا ہے۔''

سوالات

(۱) اس عبارت کا عنوان تحریر کیجیے؟
(۲) اس عبارت میں مولانا سے کون مراد ہیں؟
(۳) مولانا کس عیب سے بری تھے؟
(۴) جدید رنگ کے مشاعروں میں کس قسم کی نظمیں پڑھی جاتی ہیں؟
(۵) نثّار کے معنی لکھیے۔

جوابات

(۱) اس عبارت کا عنوان ہونا چاہیے: ''مولانا حالی کے اوصافِ حمیدہ''

(۲) اس عبارت میں مولانا سے مراد مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

(۳) ہم چشموں اور ہم عصروں میں کچھ نہ کچھ رقابت ضرور ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے: ''بُود ہم پیشہ باہم پیشہ دشمن'' یعنی ہم پیشہ ہم پیشہ کا دشمن ہوا کرتا ہے لیکن مولانا کسی سے قطعاً رقابت نہیں رکھتے تھے۔

(۴) جدید رنگ کے مشاعروں میں ''برکھا رُت، حُبِ وطن اور نشاطِ امید'' قسم کی نظمیں پڑھی جاتی تھیں۔

(۵) نثّار کے معنی ہیں نثر نگار یعنی نثر لکھنے والا۔

❁

۶ عبارت

''اسلام نے لفظ قوم کے معنی بدل دیے ہیں۔ اسلام سے پہلے کے تمام قومی سلسلے، تمام قومی رشتے نسل یا علاقے سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن اسلام نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے تحت ایک نیا روحانی بلکہ خدائی قومی رشتہ قائم کر دیا۔ اسلام کسی سے نہیں پوچھتا کہ وہ تُرک ہے یا تاجیک، وہ افریقہ کا رہنے والا ہے یا عرب کا، وہ چین کا باشندہ ہے یا ماچین کا، پاکستان میں پیدا ہوا ہے یا ہندوستان میں، وہ کالے رنگ کا ہے یا گورے رنگ کا، بلکہ جس کسی نے اللہ کی توحید اور محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی رسالت کو مان لیا وہ ایک رشتے میں بندھ گیا۔ جس سے اچھا اور پیارا رشتہ اور کوئی نہیں۔''

سوالات

(۱) اسلام نے لفظ قوم کو کتنی وسعت دی ہے؟

(۲) کیا اسلام میں نسل اور علاقے کا امتیاز جائز ہے؟

(۳) کیا اسلام میں ترکی کے مسلمان، چین کے مسلمان اور پاکستان کے مسلمان کے درمیان امتیاز قائم ہوگا؟

(۴) کیا گورے مسلمان کو کالے مسلمان پر کوئی فوقیت حاصل ہے؟

(۵) اس عبارت کا عنوان لکھیے۔

جوابات

(۱) اسلام نے قوم کے لفظ کو بڑے وسیع معنوں میں مراد لیا ہے۔ جس کسی نے، چاہے اس کا تعلق دنیا کے کسی بھی خطے سے ہو اور وہ کسی بھی نسل سے ہو کلمہ پڑھ لیا، پس وہ مسلمان قوم میں شامل ہو گیا۔

(۲) اسلامی تعلیمات کی رو سے نسل اور علاقے کا امتیاز ہرگز جائز نہیں ہے۔

(۳) ترکی کا مسلمان ہو یا چین کا یا پاکستان کا یا کسی اور ملک کا، ان کے درمیان ہرگز کوئی امتیاز قائم نہیں ہوگا بلکہ تمام مسلمان بھائی